انکشاف ہوا کہ بیوی کے ایك شخص سے ناجائز تعلقات تھے، اب وہ توبہ کر چکی ہے کیا اسے طلاق دے دی جائے

اكتشف أن زوجته على علاقة برجل ثم تابت فهل يطلقها ؟

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

انكشاف ہوا كہ بيوى كے ايك شخص سے ناجائز تعلقات تھے، اب وہ توبہ كر چكى ہے كيا اسے طلاق دے دى جائے

ميں ايك ديندار گھرانے سے تعلق ركھتا ہوں اور الحمد اللہ ايك ديندار گھرانے ميں ہى ميرى شادى ہوئى ميرا سسر داعى دين اور مصلح افراد ميں سے ہے، اور اس كى سارى اولاد حافظ قرآن ہے، مشكل يہ ہے كہ ميرى بيوى ان آخرى ايام ميں بہت بدل چكى ہے، مجھ پر انكشاف ہوا كہ اس كے ايك شخص كے ساتھ ناجائز تعلقات تھے، ابتدا ميں تو ٹيلى فون كے ذريعہ رابطہ ہوا اور پھر كئى ايك ملاقاتيں بھى ہوئيں.

جب سے يہ انكشاف ہوا ہے ميرى بيوى صاحب فراش بن كر رہ گئى ہے اور اس كى نفسياتى حالت بھى خراب ہو چكى ہے، اور وہ اپنے كيے پر نادم ہے، جب ميں نے اس سے بات چيت كى تو اس نے قسم اٹھا كر كہا كہ اس نے زنا كا تو ارتكاب نہيں كيا، بلكہ ملاقات بات چيت كى حد تك ہى رہى ہے، بيوى نے بتايا كہ وہ اس سے دور رہنا چاہتى تھى، ليكن اس شخص نے دھمكى دى اور بليك ميل كيا، اب وہ اپنے كيے پر نادم ہے، اس پر اثرانداز ہونے والے اسباب ميں درج ذيل سبب شامل ہيں:

- ميں اپنى بيوى سے بہت ہى كم بات چيت كرنے والا شخص ہوں، اور اس كے جذبات پورے نہيں كرتا.
- آخرى ايام ميں ميں اپنے گھر والوں كو رہائش لے كر نہيں دے سكا.
- ميں نے بيوى كو مستقل طور پر اس كى رشتہ دار لڑكيوں سے ملاقات دے ركھى تھى، اور مجھے علم نہيں تھا كہ يہ لڑكياں خراب ہيں انہوں نے ميرى بيوى كو بھى اس گندگى ميں دھكيل ديا.
- شادى سے قبل ميں نے كچھ كبيرہ گناہوں (مثلا زنا بلكہ اس سے بھى سخت) كا ارتكاب كيا، ميرا خيال ہے كہ اللہ نے مجھے اس كى سزا دى ہے.
- آخرى ايام ميں ميرى بيوى كى نفسياتى حالت بہت خراب تھى حالانكہ ايسا كبھى نہيں ہوا، ليكن اب ميں اللہ كو گواہ بنا كر كہتا ہوں كہ وہ اس گناہ سے توبہ كر چكى ہے، وہ روتى رہتى ہے اور تسليم نہيں كرتى كہ يہ كام ہوا ہو، ميرى اس سے اولاد بھى ہے.

ميرا سوال يہ ہے كہ مجھے كيا كرنا چاہيے: كيا ميں اسے طلاق دے دوں، حالانكہ مجھے اس كى توبہ كا يقين بھى ہو چكا ہے اور كيا اس كى توبہ قبول ہو گى ؟

اپنی اولاد کو اس کے ساتھ رکھنا اور دوسری شادی کرنا میرے لیے عذاب ہے، کیا میں اس کا یہ گناہ معاف کر کے اس کے لیے اور اپنے غم و پریشانی سے نجات کی دعا کروں ؟
اور کیا اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو کہیں دیوث تو نہیں کہلاؤنگا جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف بیان کیا ہے، گھر تباہی کی طرف جا رہا ہے.

الحمد للہ

اول:
آپ دونوں نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا اس پر آپ دونوں کی توبہ پر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں، کیونکہ توبہ کرنا اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل عظیم ہے اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے خود بھی اپنے سب مومن بندوں کو توبہ کرنے کی دعوت دی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
{ اے مومنوں تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو سکو }النور (٣١).

آپ دونوں کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندے کی توبہ پر بہت خوش ہوتا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے، جب تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اللہ کو اس بندے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کی سواری کسی بیابان جنگل میں گم ہو جائے جس پر اس کا کھانا پینا اور زاد راہ تھا، وہ اس کے ملنے سے نا امید ہو جائے اور ایك درخت کے نیچے آ کر لیٹ جائے، وہ اپنی سواری سے نااميد ہو چکا ہو اور اچانك

اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہو تو وہ سواری کی نکیل پکڑ کر خوشی کی شدت سے یہ کہہ ڈالے:

اے اللہ تم میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں ! اسے خوشی کی شدت میں علم ہی نہ رہے کہ اس نے غلط بات کہہ ڈالی ہے اللہ اس سے بھی زیادہ بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٥٩٥٠) صحیح مسلم حدیث نمبر (٢٧٤٧).

اور آپ دونوں یہ بھی علم رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے توبہ کرنے پر گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

{ مگر جو کوئی توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیك و صالح اعمال کرے، تو اللہ سبحانہ و تعالی انہیں لوگوں کی برائیاں نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے }الفرقان (٧٠).

لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی توبہ صحیح ہو، صحیح توبہ میں درج ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے:

پہلی شرط:
فوری طور پر گناہ کو چھوڑ دیا جائے.

دوسری شرط:
اپنے فعل پر نادم ہو.

تیسری شرط:
آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کیا جائے.

دوم:
لاشك و شبہ آپ كی بیوی نے جو كچھ كیا وہ بہت ہی برا كام تھا، لیكن جب وہ اس كام سے توبہ كر چكی ہے، اور اس كی یہ توبہ اس كی پہلی حالت میں لانے میں اس كی ممد و معاون ثابت ہوگی بلكہ اس سے بھی بہتر حالت ہو جائیگی.

ہم یقینی طور پر تو بالجزم اس كے ساتھ رہنے كا نہیں كہہ سكتے، لیكن یہ ضرور كہیں گے كہ:

اگر آپ دیكھیں كہ اس نے سچی توبہ كر لی ہے، اور وہ اپنے كیے پر بہت شدید نادم ہے، اور اس كی حالت میں تبدیلی پیدا ہوئی اور وہ اچھی حالت میں آئی ہے، اور اس كی معصیت و گناہ كا آپ پر سلبی اور منفی اثر نہیں پڑیگا، كہ آپ اس میں شك كریں اور بغض ركھیں.

تو ہماری رائے یہی ہے كہ آپ اسے اپنے نكاح میں ہی ركھیں، تا كہ وہ اپنی توبہ كی حفاظت كرے، اور آپ كی اولاد كو ضائع اور تباہ ہونے سے محفوظ كر سكے.

ہمیں امید ہے كہ اس كی حالت ایسی ہی ہوگی یعنی وہ توبہ كے بعد پہلے سے بھی زیادہ نیك و صالح ہوگی، اور امید ہے كہ آپ اسے حسن معاشرت سے اپنے ساتھ ركھیں گے، اور جو كچھ اس سے ہوا اس كا آپ پر كوئی اثر نہیں ہوگا، خاص كر جب آپ یہ بیان كر چكے ہیں كہ آپ سے بھی فحش كام اور معصیت و گناہ كا ارتكاب ہو چكا ہے، اور پھر آپ نے بھی اللہ كے فضل و كرم سے ان كاموں كے ارتكاب سے توبہ كر لی.

بلاشك و شبہ آپ نے اپنی بیوی كے حقوق میں جو كوتاہی روا ركھی ہے اس كی بنا پر بیوی كی آپ سے نفرت اور گناہ كے ارتكاب میں بہت بڑا دخل ہے، اگرچہ بیوی كو ایسا نہیں كرنا چاہیے تھا لیكن آپ كو چاہیے كہ آپ اپنے بارہ میں متنبہ رہیں، اور آپ پر اللہ سبحانہ و تعالی نے بیوی اور بچوں كے جو حقوق واجب كیے ہیں ان كی صحیح طور پر ادائیگی كریں.

اور بیوی کے آپ پر حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ سچی توبہ کرنے میں آپ اس کے ممد و معاون ثابت ہوں، اور آپ اس کی خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کریں، اور ہر قسم کی برائی اور غلط کام سے اسے بچا کر محفوظ رکھیں، اور آپ کے لي جائز نہیں کہ بیوی کو ایسے افراد سے ملنے کی اجازت دیں جو اسے خراب اور گمراہ کرنے کا باعث بنیں، چاہے وہ اس کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں.

کیونکہ آپ اپنے گھر اور بیوی بچوں کے نگران و حاکم ہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے روز قیامت آپ سے اس ذمہ داری کے بارہ میں دریافت کرنا ہے، کہ آیا آپ نے اللہ کا واجب کردہ حق ادا کیا تھا یا نہیں.

ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپ اپنی بیوی کی معصیت و نافرمانی کی پردہ پوشی کریں، اور آپ اس کی توبہ پر اس کا شکریہ ادا کریں اور اس کی توبہ کو سراہیں، اور اسے اپنے ساتھ اپنے نکاح میں ہی رکھیں.

بیوی کی توبہ و استغفار کے بعد اسے اپنے ساتھ نکاح میں رکھنا دیوثیت نہیں ہے، بلکہ دیوثیت تو یہ ہے کہ بیوی توبہ نہ کرے اور اپنے فحش کاموں پر مصر ہو، اور حرام تعلقات قائم رکھے اور آپ اس پر خاموش ہو جائیں، ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ کی بیوی اس سے سچی اور خالص توبہ کر چکی ہے.

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب